ہندوستان کے حدیث پرعمل کرنیوالے وہابی نہین لائق توجہ گورمنٹ

(نمبر ۴)

اس نمبر مین ہمکو یہہ بحث مدنظر ہے کہ ہندوستان (جس سے ہماری مراد پنجاب بنگال مبئی سنٹرل ایشیا سبہی بلاد ہین) کے اہلحدیث کا چال و چلن (جسکو گورمنٹ سے تعلق ہے) کیسا ہے -

جہانتک کہ ہمنے بیس برس کے عرصہ مین خود تجربہ ومشاہدہ کیا اور اُن سب بلاد مین عرب تک پہر کر دیکہا - اور اس زمانہ سے پچہلے زمانون کے حالات کو ثقات سے سنا اور اخبارات اور تاریخی تحریرات کو پڑہا ہمنے اس گروہ (اہل قران وحدیث پر پیروی کرنے والون) کے چال وچلن کو گورمنٹ کے مخالف نہ پایا یہہ لوگ عموماً اصل قران وحدیث کے متبع وپیرو ہین - قران وحدیث کے مقابلہ مین کسی عالم یا امام زندہ یا مردہ کی تقلید (جو بلا دلیل بات مان لینے کا نام ہے) نہین کرتے اور اصل قران وحدیث سے جیسکہ رعایا کے حق مین گورمنٹ کے مخالفت کی ممانعت ثابت ہے (نمبر ۱ و ۲ مضمون وہابی) مین بیان ہوچکی ہے پہر ان لوگون کا چال وچلن مخالف گورمنٹ ہونا باوجود انکے متبع وپیرو قران ہونیکے کیونکر ممکن ہے جن باتون سے اس گروہ کو عوام مسلمانون کی نسبت خصوصیت یا مخالفت ہے (جیسے نماز مین رفع یدین کرنا آمین بلند کہنا (ایسے ہی اور کیفیات نماز) قبرون اور تعزیہ کی پرستش نکرنا - اولیا اور انبیا کو حاجت روا اور غیب دان نہ جاننا - بیاہ شادیون مین ناچ رنگ اور بڑہ بڑہ کر دہوم دہام کی دعوتین وغیرہ اسرافات بیجا نکرنا - سودی تجارتین ومعاملات نکرنا -

کہانے پینے مین چہوت و پرہیز رسمی کا قائل ہونا۔ تمام رسم و رواج ملک و
قوم کو قران وحدیث کے برخلاف نہ ماننا و علی ہذالقیاس اور امور مذہب ومعاشت
ان باتون کو گورنمنٹ سے کچہہ مخالفت نہین ہے بلکہ بعض باتون کو عین موافقت
ہے اور انہین سلطنت کی عین متابعت و اطاعت پائی جاتی ہے۔

اس وقت کے دانشمندون اور مہذبون کا (خواہ کسی مذہب وملت کے ہون
مقولہ ہے جو شخص اپنے مذہب مین پختہ اور اسکا سچا پیرا و ثابت قدم ہوگا وہ سلطنت
وملک کا بہی مطیع وخیرخواہ ہوگا بشرطیکہ اسکا مذہب اسکو بغاوت سلطنت کا
سبق نہ پڑہاتا ہو بلکہ متابعت سکہاتا ہو (جیسا کہ اسلام کا حال ہمنے مضمون وہابی
نمبر ۱ و ۲ مین ثابت کر دکہایا ہے) اور جو شخص مذہب کا پیرو نہوگا اور اپنے خالق ورہبر کا
حق شناس نہوگا وہ سلطنت وملک کا کیا حق پہچانیگا اور کیون اطاعت کریگا۔

بنا رعلیہ مذہب اسلام کے سچے پیرو فرقہ پر گمان مخالفت سلطنت کوئی وجہ نہین رکہتا۔
ہمنے کبہی نہ سنا کہ ہندوستان کے فلانی جگہہ کے اہلحدیث نے کبہی سرکار انگریزی
کی مخالفت وبغاوت کی ہے یا کسی مخالف و باغی کو اس مخالفت مین مدد دی
ہے مگر بعض انگریز ملازم گورنمنٹ وغیرہ (جو اصل مذہب قران وحدیث سے
واقف نہین) اس گروہ کو مخالف گورنمنٹ سمجھتے ہین اور جو بعض اوقات ہندوستان
اور سرحد پر گورنمنٹ سے مخالفتین وقوع مین آئی ہین ان مین ان لوگون کی
سازش بیان کرتے ہین مفسدہ ۱۸۵۷ء اور سرحدی واقعات کو اسی قسم کے
سے سمجہتے ہین اور وہ یہہ بہی خیال کرتے ہین کہ یہہ لوگ ہمیشہ تحریر وتقریر
سے اسی بغاوت کی ترغیب مین لگے رہتے ہین اور اس باب مین
انہون نے کئی کتابین تالیف کرکے عام لوگون مین مشتہر کر رکہی
ہین انکے نزدیک یہہ لوگ عملاً وعلماً وقولاً وفعلاً ہر طرح سے گورنمنٹ

کی مخالفت مین کوشش کر رہے ہین ہم اس مقام مین ان لوگونکی غلط فہمی بیان کرنا چاہتے ہین اور اس گروہ کے چال وچلن علمی وعملی و قولی وفعلی کی برات مخالفت گورنمنٹ سے ثابت کر دکہاتے ہین۔

سرحدی حالات کو تو ہم مضمون وہابی نمبر ۳ مین تفصیل بیان کر چکے ہین اسلئے انکے اعادہ کی حاجت نہین دیکہتے۔ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین سازش وشمولیت اور تصنیفات ترغیب مفسدہ وبغاوت سے یہان بحث کرتے ہین۔

واضح ہو کہ مفسدہ ۱۸۵۷ء مین اس گروہ کے کسی ایک شخص (لائق شمار واعتبار) کی شراکت وسازش بغاوت کرنے یا اسکے ترغیب دلانے مین پائی نہین گئی۔ کوئی دعوے نہین کرسکتا اور نہ اسکا ثبوت دے سکتا ہے کہ کوئی مولوی یا مقتدا یا رئیس اس گروہ کا اس مفسدہ مین شریک تہا۔ اور کوئی یہہ نہین کہہ سکتا کہ فلان فلان شخص (بہادر شاہ یا فیروز شاہ یا بخت خان وغیرہ) جو اس بغاوت کے بانی مبانی یا اسکے معاون تہے) اہلحدیث یا وہابی تہا۔

اس موقعہ پر علماء دہلی کا (جنمین اسوقت کے اکابر اہلحدیث بہی داخل ہین) فتوے جہاد پر دستخط ومواہیر کرنا اور بعض مولویون کا (جیسے مولوی عبدالقادر لودہیانوی اور انکے بیٹے سیف الرحمن وغیرہ اور مولوی رحمۃ اللہ کرانوی اور مولوی سرفراز علی گورکہپوری ومولوی فضل حق خیرآبادی وغیرہ کا اس ہنگامہ مین شریک ہونا کچھ کچھ شکوک وظن پیدا کرتا ہے اور مخالف کو بات کہنے کا موقعہ دلاتا ہے۔ لہذا ان باتونکا جواب دینا ہم ضروری سمجھتے ہین۔

بیشک علماء دہلی نے فتوے جہاد پر مواہیر کی ہین مگر بخوف گولی وشمشیر کے جسکی تفصیل یہہ ہے کہ جب باغی فوج دہلی مین آکر جمع ہوئی اور بخت خان بریلی سے آیا اور مولوی سرفراز علی اور مولوی رحمت اللہ ومولوی عبدالقادر معہ اپنے فرزندون

کے بخت خان کے ساتھہ شامل ہوئے تو بخت خان نے اُن لوگون سے جہاد کا فتوے لکھوایا پہر اسپر علما رد ہلی کے دستخط و مواہیر ثبت کرانا چاہا - ایک روز بخت خان معہ افسران باغی فوج جامع مسجد دہلی مین آیا اور سپاہیون کی معرفت شاہ احمد سعید شاہ عبد العزیز خانقاہی اور مفتی صدر الدین اور نواب قطب الدین خانصاحب اور مولوی کریم اللہ (استاد) مولوی فرید الدین اور مولوی ضیا ء الدین اور مولوی نوازش علی اور مولوی رحمتہ اللہ دہلوی (پہلے مولوی رحمتہ اللہ کرانوی ہین) اور مولوی حفیظ اللہ صاحب اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحبان کو بلوایا پہر مولوی سرفراز علی نے بحکم بخت خان وہ فتوے پڑہ سنایا - جب وہ فتوے تمام ہوا تو بخت خان وغیرہ باغی افسرون نے علما کو حکم دیا کہ اس فتوے پر اپنے دستخط کردین ورنہ سب قتل کئے جاوینگے - پس سب نے بخوف جان کرہا وجبراً دستخط کردئے - اور اگر وہ دستخط نکرتے تو اسیوقت سب تلوار سے قتل کئے جاتے یا توپ سے اوڑائے جاتے ہمارے خیال مین اگر وہ انگریز (جو اہلحدیث پر اس مجبورانہ شرکت کے سبب حرف گیری کر رہے ہین) ایسے موقعہ پر ہوتے اور اس نقشے کی موافقت پر مجبور کئے جاتے تو تلوارون کو دیکہکر ضرور اظہار موافقت کرتے اور اُس فتوے پر دستخط کرتے ہمارے اس دعوے پر کہ انہون نے جبراً دستخط کئے ہین دل ارادہ سے نہین کئے ایک بڑی روشن دلیل یہ ہے کہ وہ لوگ دستخط کرکے پہر گہر سے باہر نہ نکلے اور اس جہاد مین شریک نہوئے یہی وجہ ہے کہ جب گورمنٹ انگلشیہ کا دہلی پر دوبارہ تسلط ہوا تو گورمنٹ نے اُن دستخط کرنے والے مولویون کو بری الذمہ قرار دیا نہ کسی کو پہانسی دیا نہ کسی کا گہر لوٹا باوجودیکہ باغیون کے بدکارون کو پہانسی دینا اُسوقت کا عام رول تہا -

دوسری دلیل یہہ ہے کہ ان ہی مجبور ہوکر دستخط کرنے والے مولویون سے مولوی حفیظ اللہ خان اور مولوی نذیر حسین اور انکے بیٹے مولوی شریف حسین اور اُنکے شاگردان مولوی محمد صدیق پشاوری اور مولوی عبد اللہ مرحوم غزنوی -

زخمی اولاد و قبائل اب امرتسر مین آباد ہین اور اس سلطنت کو امن و ازادی کی نظر سے اپنے قدیم وطن غزنوی و کابل سے بہتر سمجھکر پہر وہان جانا نہین چاہتے) نے ایک میم کو زخمی پاکر امن دیا اور اپنے گہر مین لیجاکر اُسکے زخمون کا علاج کرکے جب موقع پایا سرکاری کیمپ مین پہونچا دیا جسپر انکو سرکار کی طرف سے انعام و اکرام بہی ہوا - اور اگر انکا اس فتوے پر مہر کرنا دلی ارادہ سے ہوتا تو یہ خیرخواہانہ کام اُنسے کیون ہوتا انکو انگریزون کی ایسی حالت ضعیف مین انگریزون سے کیا ڈر تہا اور کیا طمع و توقع - اس بیان کی تصدیق کے لیئے ہم دو چہٹیان انگریزی معہ ترجمہ نقل کرتے ہین -

ان چہٹیون نقل جو ہمارے پاس دہلی سے پہنچی ہے - اسمین بعض الفاظ مشتبہ ہین انکو ہمنے بدلنا مناسب نہین سمجہا - ہان بعض الفاظ کو بطور اختصار چہوڑ دیا ہے

نقل چہٹی ڈبلیو جی واکفیلڈ صاحب بہادر قائم مقام کمشنر سابق دہلی

نقل اصل چہٹی	ترجمہ
Delhi 27th Sept. 1877	دہلی ۲۷ ستمبر ۱۸۷۷ء
Molvi Nazeer Hoossain & his	مولوی نذیر حسین او
son Molvi Shariff Hoossain	انکے پسر مولوی شریف حسین نے
were with other members of their	معہ دیگر مردم خاندان کے
family instrumental in saving	مسٹر لیسن کی میم کی غدر مین
the life of Mrs. Leesons during	جان بچائی تہی اُسوقت
the mutiny, they tended her when	مین یہہ اُسکو اپنے
wounded kept her in their ho-use	گہر لے گئے تہے

for 3 ½ months and finally sent her into the British Camp at Delhi.

He says that he has lost, in a fire which took place in his house in Delhi, all his English Certificates. I think this is extremely probable. he probably had Certificates from General Nevelle Chamberlain & General Burnard Colonel Sytter and others.

I remembered the facts well and Mrs Leesons coming into Camp.

The family received a handsome reward Rupees 200/. and Rs: 400/. Rupees 700/. compensation for the demolition of houses bestowed upon

جس وقت مین وہ زخمی
پڑی ہتی سوا اپنے مکان میں
ساتھ ہے تین مہینے تک
رکہا - آخر سرکاری کیمپ
مین پہنچا دیا انکے بیان سے
ظاہر ہوا کہ سرکاری انگریزی
چہیان اُس آگ سے جل
گئین ہین جو انکے مکان مین
لگی ہتی - مین خیال کرتا ہون
یہہ امر صحیح ہے انکے پاس
چہیان نویل چمبرلین صاحب
اور جرنیل برن صاحب اور
کرنیل ٹیلر صاحب وغیرہ کی
ہین اور مسٹر لیسن کی میم کے
آنے کی کل حقیقت مجکو یاد
ہے انکو دوسو روپیہ ایک
مرتبہ اور چار سو روپیہ
ایک مرتبہ انعام ملا اور سات سو
روپیہ بعوض گر جانے
مکانات کے ملا -

them. The family all deserve consideration and kindness at our hands.	پس یہہ خاندان قابل لحاظ اور مہربانی کے ہے
(Signed)	دستخط
W. G. Waterfield	ڈبلیو جی واٹرفیلڈ
offg: Commissioner	قائم مقام کمشنر

نقل چٹھی میجر جی ای ینگ صاحب بہادر کمشنر

I have seen the original of their certificate shows, also learned from Mrs Leesons life the fact herein mentioned. It is probable that the fact taken by Moulvi Nazir Hoossain and Sharif Hoossain has made them enemies among disaffected persons.	مینے بچشم خود دیکہا اور میم صاحب سے بہی سنا فی الحقیقت یہہ سارٹیفکیٹ درست ہے اور اسمین یہہ لکہا ہے کہ مولوی نذیرحسین اور شریف حسین نے اُنکی جان دشمنوں سے بچائی۔
Sd/. G. E. Young	دستخط جی ای ینگ
16/9/81.	۱۶ دسمبر ۱۸۸۱ء

یہہ اُس فتوے جہاد پر علماء دہلی کے مہر و دستخط کرنے کا جواب ہے - اب رہا بعض علماء پنجاب و ہندوستان کا اس مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شریک ہونا اسکا جواب یہہ ہے کہ منجملہ اُن علماء کے جو اس فساد مین شریک تہے اہل حدیث ایک بہی

تہا بلکہ اکثر اُنہین ایسے تہے جو اہل حدیث سے مخالفت کے مدعی تہے - اور اُنکی ذریات واتباع ابتک اس گروہ سے عداوت کا دم مارتے ہین ان سب سے بڑے مولوی فضل حق خیرآبادی ہین اُنکی عداوت ومخالفت اس گروہ سے شہرہ آفاق ہے وہ مولوی محمد اسمعیل کے (جو اس گروہ کے ایک پیشوا تہے) مدت العمر مخالف رہے اور امکان نظیر پیغمبر کے مسئلہ مین اُنکی تکفیر کرتی رہے، وہ فوت ہوئے تو اُنکے بیٹے عبدالحق بحکم (میراث پدر خواہی علم پدر آموز) اس کام مین لگے اور ابتک اس خاندان کی ذریات واتباع اس گروہ کی مخالفت کے مدعی موجود ہین -

مولوی عبدالقادر لودہانہ والے بہی اس گروہ کی چال پر نہ تہے - وہ تو فوت ہوگئے ہین - انکے خیالات کا کوئی تجربہ ومشاہدہ چاہے تو اُنکے فرزندون کو جو اب لودہانہ مین ہین آکر دیکہہ لے کیسے ممبرون پر بیٹہکر اہلحدیث کی تکفیر کرتے ہین اور اس گروہ سے اپنے اور اپنے باپ کی مخالفت ظاہر کر رہے ہین - اس باب مین انہون نے چند رسائل بہی لکہے ہین ازانجملہ ایک رسالہ **انتصار الاسلام** ہے جسمین اس گروہ کے مسائل مذہبی کا بہت تحقیر وتوہین کے ساتہہ رد ہے ایک رسالہ **انتظام المساجد باخراج اہل الفتن والمفاسد** ہے جسمین اس گروہ کو اپنی مسجدون سے نکال دینے اور انکو کافر مرتد سمجہنے کی وصیت وتاکید فرمائی ہے، صوبہ بہار مین اس رسالہ پر عمل بہی ہوچکا ہے جسکا ذکر ہمنے ضمیمہ اشاعۃ السنہ نمبر ۱ جلد ۳ مین کیا ہے -

جسکو اس بیان مین شک ہو وہ ان رسائل کا مطالعہ کرے - ایسا ہی مولوی رحمت اللہ ومولوی سرفراز علی کا حال ہے پر اس مقام مین اس بحث کو طول دینا نہین چاہتے ہین یہہ مقام اس تاریخی حالات کی تفصیل سے اجنبی ہے

حاصل مطلب یہہ کہ اُن لوگون مین ایک شخص بہی اہلحدیث کے عمل وعقیدہ پر نہتا پہر اُن لوگون کا اس مفسدہ مین شریک ہوجانا اہلحدیث پر الزام قایم ہونیکا باعث کیونکر ہو سکتا ہے ؟

اس بات سے ہماری یہہ غرض نہین ہے کہ جس مذہب پر وہ لوگ ہین اُس مذہب یا مذہب اہلحدیث کے سوائے اور سبہی اسلامی مذاہب کے رو سے مخالفت گورنمنٹ جایز ہے ۔ حاشا وکلّا ہم کسی مذہب کو اس مخالفت کی تہمت نہین لگاتے بلکہ مقصود ہمارا اس بات سے صرف اسیقدر ہے کہ ان لوگون کا فعل (خواہ کسی نیت وسبب سے ہوا ہو) اہلحدیث کا فعل نہین ہو سکتا رہا یہہ امر کہ انہون نے یہہ کام (غدر مین شریک ہونا) کیون کیا آیا یہہ انکو مذہب کی ہدایت تہی یا کوئی اور وجہ ہوئی ۔ اسمین ہم تو یہی کہینگے (گو ہم اُنکے مذہب پر نہین ہین) کہ اس فعل مین اُنکے مذہب کا دخل نہین ہے اُنکو مذہب نے غدر و فساد کی ہدایت نہین کی بلکہ طمع دنیوی وبدنیتی نے انکو یہہ جرأت دلائی (چنانچہ مولوی فضل حق کا بہادرشاہ سے اُن ایام مین خیرآباد کی سند لینا اس دنیا طلبی پر دلیل ہے یا یہہ کہ انہون نے اپنی رائے مین غلطی کی یا کوئی اور وجہ اُنکے دماغ مین پیدا ہوئی اَلغرض اُنکو جو ہدایت ہوئی خیال سے ہوئی مذہب سے نہین ہوئی اسکی نظیر یہہ ہے جو اندنون ایک شخص مکلین نامی نے ملکہ معظمہ قیصر ہند پر باوجود عیسائی ہونیکے گولی چلائی تہی اس فعل کو کوئی بہی نہین کہہ سکتا کہ مذہب کی ہدایت تہی اسی قسم کی وجہ† ان لوگون کے فعل کی پیدا ہو سکتی ہے مفسدہ ۱۸۵۷ء مین شمولیت کا جواب بہی ادا ہوا ۔

اب اس بات کا جواب باقی رہا کہ یہہ لوگ بذریعہ تحریرات وتصنیفات مفسدہ و بغاوت گورنمنٹ انگلشیہ کے لوگون کو ترغیب دلاتے ہین

† یہی وجہ ہے کہ جب گورنمنٹ ... [illegible]

اس بات مین ہم بجاے اسکے کہ اپنی تصنیفات وکلام کو پیش کرین از ذیل سید احمد بہادر ستی اتیس آی کے اس کلام کو پیش کرنا مناسب سمجھتے ہین جو اپنے رسالہ ڈاکٹر ہنٹر صاحب کے جواب مین فرمایا ہے اب بصفحہ (۵۲) اس رسالہ کے فرماتے ہین۔

جس موقعہ پر ڈاکٹر ہنٹر صاحب نے وہابیون کی کتابون کا ذکر کیا ہے وہان انہون نے یہہ فقرہ لکہا ہے کہ "وہابیون کی کتابونمین دیندار اور خداپرست ادمیونکا سب سے بڑا فرض یہی لکہا ہے کہ وہ جہاد کرے" اور بعد اسکے پہر صفحہ ۶۶ مین لکہا ہے کہ "وہابیون نے نظم ونثر زبان مین انگریزون پر جہاد کرنے کی بابت اس کثرت سے رسالے لکہے ہین کہ اگر ان سب کا حد سے زیادہ مختصر خلاصہ کیا جاوے تو بہی اُسنے ایک بڑے حجم کی کتاب طیار ہو" اور اسی کے ذیل مین صاحب موصوف نے مسلمانون کی ان پیشین گویون کا ذکر کیا ہے جو انگریزی حکومت کے زوال کی نسبت کی گئی ہین اور مسلمانون کی چودہ کتابون کی ایک فہرست بہی لکہی ہے اور انمین سے چند فقرے نقل کیے ہین جنکا ذکر آئندہ ہوگا جنکے ضمن مین ڈاکٹر صاحب کی بہت کہلی ہوئی غلطیان بہی ظاہر ہونگی جہاد تو ایک ایسی چیز ہے کہ اُسکے جواز و عدم جواز اور اُسکے شروط کا ذکر مسلمانون کی آسمانی کتاب یعنی قران شریف اور احادیث نبوی اور فقہ کی تمام کتابونمین برابر موجود ہے اس سبب سے ڈاکٹر صاحب کو لکہنا زیبا تہا کہ تمام مسلمانونکی مذہبی کتابونمین جہاد کا ہر جگہہ ذکر ہے یہہ لکہنا مناسب نہ تہا کہ صرف وہابیونکی کتابونمین اسکا ذکر ہے اور اگر ڈاکٹر صاحب نے یہہ سمجہا ہے کہ جہاد وہابیون کے نزدیک سب سے بڑا فرض ہے تو ان کو یہہ لکہنا بہی ضرور تہا کہ وہ کن کن صورتونمین فرض ہے میری دانست مین ڈاکٹر صاحب کا یہہ بیان بالکل غلط ہے کہ وہابیون نے خاص جہاد کے باب مین بہت سی کتابین لکہی ہین چنانچہ جب ہم ان کتابون کے